سوال

اتے ہیں(4.6)ئ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ امام کے ساتھ گیارہ رکعت پڑھ کر الگ ہوجاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کے رسول ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

ایسا کرنا خلاف سنت ہے اس میں متوقع اجر وثواب سے محرومی کا اندیشہ ہے اور اسوۂ سلف کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نماز ہوتے تھے وہ آپ سے پہلے نماز سے نہیں پلٹے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو ایسی چیزوں میں بھی امام کی موافقت کر.

قام مَعَ الْإِمَامِ حَتَّیٰ انصرفَ کُتب لہٗ قِیَامُ لَیلَةٍ"

ہ : جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک شریک نماز رہا تو اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ([2])

گیارہ رکعت سے زیادہ نماز پڑھنا حرام نہیں ہے بلکہ جائز امور میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سے ایک آدمی نے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا :

ثْنَیٰ فَإِذَا خَشِیَ أَحَدُکُمُ الصُّبحَ صَلَّی وَاحِدَةً فاوترت لہٗ مَا صَلَّی"

ت کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے، اور جب کسی کو صبح ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

نبی ﷺ نے اسے کوئی مقررہ عدد نہ بتائی اور اگر گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھنا حرام ہوتا تو آپ ﷺ ضرور بیان فرما دیتے۔

اسلئے میری نصیحت یہی ہے کہ امام کے فارغ ہونے تک اسکی متابعت کرتے رہنا چاہیئے۔

---

(20) البخاری : 1084 تقصیر الصلاة فی منیٰ باب مسلم الصلاة 695

(21) ... قیام شہر رمضان 1275

[فتاوی مکیہ]

صفحہ 32

محدث فتویٰ